خاتونِ مسلم

ڈاکٹر شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین
مترجم: ابوعدنان محمد منیر قمر

خواتین سے سرزد ہونے والی پچاس۵۰ دینی خلاف ورزیاں

اللہ تعالیٰ نے وہ شریعت نازل فرمائی اور وہ حدود مقرر کی ہیں جن میں انسان کے لئے دنیا وآخرت کی سعادتیں پنہاں ہیں۔ اللہ کی حدود کی پابندی کرنے اور ان سے تجاوز نہ کرنے ہی میں انسان کی فضیلت وطہارت، پاکبازی وپاکدامنی، نفس انسانی کی عالی منصبی، ذلیل ورذیل اَفعال سے بالا مقام نیز برائیوں، فتنہ وفساد وبگاڑ اور گناہوں سے اجتناب کے اِمکانات پائے جاتے ہیں چنانچہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (اَحزاب:۳۳)

"بیشک اے اہل بیت! اللہ تم سے تمام غلاظتیں دور کرکے تمہیں خوب پاک صاف کردینا چاہتا ہے"

زیر نظر رسالہ میں کچھ ایسی خلاف ورزیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے جو عموماً خواتین سے صادر ہوتی ہیں۔ اسلامی معاشرے میں عورت کا چونکہ بڑا مقام ومرتبہ ہے اور ہم اپنی اسلامی بہن کو ان خلاف ورزیوں سے بچانا چاہتے ہیں لہٰذا ہم نے مناسب سمجھا کہ یہاں ان میں سے خاص خاص امور پر تنبیہ کردی جائے تاکہ وہ ان سے بچ جائیں اور جو ان میں واقع ہوچکی ہیں، ان سے باز آجائیں اور اللہ سے توبہ تائب ہوجائیں اور پھر وہ اپنی دوسری بہنوں کو ان سے بچانے کی کوششوں میں لگ جائیں اور جہاں کہیں ان کا ظہور دیکھیں، ان کی تردید کریں۔ اللہ ہماری نیتوں اور اعمال کی اصلاح فرمائے۔ آمین!

عقائد سے متعلقہ خلاف ورزیاں

۱۔ جادوٹونے کرنے والے، شعبدہ بازوں اور کاہنوں وغیرہ کے پاس جانا اور ان سے کسی بیماری، نظر بد اور جادو کا اِزالہ کروانا یا کوئی اور مطالبہ کرنا حرام ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے پاس جانے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے، چنانچہ اِرشادِ نبویؐ ہے:

من أتى عرّافا فسأله عن شيئ لم تقبل له صلوٰة أربعين يومًا

"جو کسی عراف (ٹیوے لگانے والے) کے پاس گیا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی" (ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

یہ تو صرف جانے اور سوال کرنے کی بات ہے اور جو شخص ان کی کہی ہوئی بات کی تصدیق بھی کرے اور جو وہ کہیں اسے سچ بھی مان لے تو یہ فعل سراسر کفر ہے جیسا کہ ارشادِ رسالت مآبؐ ہے

من أتى كاهنا فصدقه بما يقول فقد كفر بما أنزل على محمد (صحیح مسلم)

''جو شخص کسی کاہن (غیبی خبریں دینے والے) کے پاس گیا اور اس کی بات کو سچا بھی مانا، اس نے محمد ﷺ کی شریعت سے کفر کیا''

۲۔ قبروں کی زیارت اور اس کے لئے باقاعدہ زادِراہ لے کر نکلنا اور خاص طور پر نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے رختِ سفر باندھنا بھی خواتین کے لئے منع ہے، کیونکہ ارشادِ نبویؐ ہے

لعن الله زوّرات القبور (مسند احمد)

''اللہ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے''

۳۔ کسی کی وفات پر نوحہ خوانی کرنا، گالوں کو پیٹنا اور کپڑے پھاڑنا، چنانچہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے

ليس منا من لطم الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوىٰ الجاهلية (بخاری ومسلم)

''وہ ہم میں سے نہیں جس نے اپنے گالوں کو پیٹا اور اپنے کپڑے پھاڑے اور عہدِ جاہلیت کے سے کاموں کا ارتکاب کیا''

اسی طرح نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

النائحة إذا لم تَتُب قبل موتها تُقَام يوم القيامة وعليها سربال من قطران ودرع من جرب (صحیح مسلم)

''نوحہ خوانی (بین) کرنے والی عورت اگر موت سے قبل توبہ کرکے نہ مری تو قیامت کے دن وہ یوں کھڑی کی جائے گی کہ اس کو گندھک کی شلوار پہنائی گئی ہوگی اور خارش کی پوشاک دی جائیگی''

۴۔ امیر ممالک کی بعض عورتوں کا اپنے شوہروں سے یہ بھرپور مطالبہ کرنا کہ وہ ان کے لئے کسی ملک سے کوئی غیر مسلم گورنس یا نوکرانی منگوائے بلکہ بعض عورتوں کا تو بوقتِ نکاح یہ شرط عائد کردینا اور پھر ان خادماؤں پر بچوں کی تربیت کی ذمہ داریاں ڈال دینا۔ اس میں بچوں کے عقیدہ واَخلاق کے بگاڑ کے ایسے شدید خطرات پائے جاتے ہیں جو کسی ذی عقل سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ [۱]

۵۔ کسی مشکل وقت کے آجانے یا مصیبت میں مبتلا ہونے پر جزع وفزع کرنا اور اپنے لئے موت کی دعائیں کرنا جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے

لا يتمنين أحدكم الموت لضر نزل به فإن كان لابد متمنّيا فليقل: اللهم احيني ما كانت الحياة خيراً لي وتوفني إذا كانت الوفاة خيرا لي (بخاری ومسلم)

''تم میں سے کوئی شخص کسی مشکل ومصیبت کی وجہ سے اپنے لئے موت کی تمنا نہ کرے اور اگر کوئی تمنا کرنا ضروری ہی ہو جائے تو پھر یوں کہے: اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے تب تک مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو مجھے موت دے دے''

ارکانِ اسلام سے متعلقہ خلاف ورزیاں

٦۔ نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات سے مؤخر کر کے پڑھنا، خصوصاً سیر کے لئے باہر جانے، رَت جگوں اور پارٹیوں میں شرکت کرنے اور راتوں کو دیر سے سونے کی وجہ سے، اور یہ افعال نمازوں کی تاخیر خصوصاً نمازِ فجر کی تاخیر ہی نہیں بلکہ طلوعِ آفتاب کے بعد جا کر نماز پڑھنے کا سبب بنتے ہیں جبکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ

"رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے انہوں نے مجھے نیند سے بیدار کیا اور کہا کہ چلئے، میں ان کے ساتھ چل دیا، ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی پاس ہی بہت بڑا پتھر لئے کھڑا تھا، وہ پتھر کو اس زور سے لیٹے ہوئے آدمی کے سر پر مارتا کہ اس کا سر ریزہ ریزہ ہوجاتا اور پتھر لڑھک جاتا۔ وہ پتھر پکڑتا اور اس کے واپس لے کر آنے تک اس کا سر پھر مکمل حالت میں آچکا ہوتا۔ وہ پتھر پہلے ہی کی طرح زور سے اس کے سر پر پتھر مارتا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ان فرشتوں سے پوچھا: سبحان اللہ، یہ دونوں کون ہیں؟ تو ان فرشتوں نے کہا: ان دونوں کے بارے میں ہم آپ کو بتاتے ہیں (اور پھر بتایا کہ) یہ آدمی جس کے سر کو کچلے جاتے آپؐ نے دیکھا ہے، یہ وہ شخص ہے جو قرآن پڑھتا (حفظ کرتا اور اسے بھلا دیتا) اور اس پر عمل کرنے سے اِنکار کرتا ہے اور فرض نماز کو بروقت ادا کرنے کی بجائے سویا رہتا ہے۔" (صحیح بخاری)

٧۔ عورت کے پاس جو مال و دولت اور زیورات ہوتے ہیں اور وہ حد نصاب کو بھی پہنچ چکے ہوتے ہیں اور ان پر پورا سال بھی گزر جاتا ہے اس کے باوجود ان کی زکوٰۃ ادا کرنے کا اہتمام نہیں کرتی جبکہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ، يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ، فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ (التوبہ: ٣٤،٣٥)

"جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (ان کی زکوٰۃ نہیں دیتے) انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیں۔ قیامت کے دن وہ سونا چاندی جہنم کی آگ میں تپائے جائیں گے (آگ کے انگاروں جیسے) اور ان زیورات سے ان کی پیشانیوں پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ جسے تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا۔ اپنے جمع کردہ سونے چاندی کا مزہ چکھو"

٨۔ بعض عورتوں کا اپنے شوہروں اور بچوں (بیٹوں اور بیٹیوں) کے فرائض کی ادائیگی میں لاپرواہی کرنا، ان کے غلط کاموں پر انہیں نہ ٹوکنا اور انہیں نصیحت نہ کرنا جیسے شوہر اور لڑکوں کو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کی تاکید و نصیحت میں لاپرواہی کرنا اور لڑکیاں جب بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں تو

انہیں نمازوں کی ادائیگی اور روزے وغیرہ جیسے فرائض و واجبات کی ادائیگی کی تاکید و نصیحت کرنے میں سستی کرنا۔

۹۔ حج و عمرہ کی ادائیگی کے وقت سبز یا کوئی دوسرا رنگ مخصوص کرلینا اور اسی کا اِحرام بنانا، اسی طرح عربی نقاب اور دستانے بوقتِ احرام بھی پہننا جبکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

لا تنتقب المرأة المحرمة ولا تلبس القفازين (صحیح بخاری)

''کوئی عورت اِحرام کی حالت میں عربی نقاب[۲] نہ باندھے اور نہ ہی دستانے پہنے......''

لباس اور پردہ سے متعلقہ خلاف ورزیاں

۱۰۔ گھر سے نکلتے وقت پردہ و شرعی حجاب کا التزام نہ کرنا مثلاً چہرہ ننگا رکھنا یا انتہائی باریک کپڑا چہرہ پر ڈال لینا (جس سے چہرہ صاف نظر آتا ہو) یا تنگ و چست، مختصر اور پردہ کھول دینے کے اِمکانات والے لباس پہننا اور ایسے نقاب و برقعے پہننا کہ جن سے اَبرویں، آنکھیں اور کچھ گال نظر آتے ہوں اور ساتھ ہی چہرے کا میک اَپ بھی نظر آتا ہو۔

۱۱۔ لباس و پوشاک، بالوں کی تراش خراش، میک اَپ کے سامان اور دیگر نسوانی اہتمامات میں مغربی فیشن کی بھرپور تقلید کرنا، یہ مسلمان عورت کی شخصیت کے فقدان اور اس کے تشخص کی کمزوری کا باعث ہے۔

گھروں اور میاں بیوی سے متعلقہ خلاف ورزیاں

۱۲۔ سونے اور چاندی کے برتنوں کا استعمال کرنا اور ان میں کھانا پینا، جبکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، چنانچہ ارشادِ رسالت مآب ﷺ ہے

لا تشربوا فی أنية الذهب والفضة ولا تأكلوا في صحافها فإنهما لهم فی الدنيا ولكم فی الآخرة (بخاری ومسلم)

''سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ کھاؤ نہ پیو، یہ کافروں کے لئے اس دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے''

اور یہ ممانعت اس لیے ہے کہ اس میں فخر، فضول خرچی اور فقراء کی دل شکنی کا عنصر پایا جاتا ہے۔

۱۳۔ گھروں میں شیلفوں پر مجسمے اور تصاویر رکھنا، اسی طرح کمروں کی دیواروں پر تصاویر آویزاں کرنا۔

۱۴۔ ایک سے زیادہ (دوسری بیوی سے) نکاح کرنے پر اعتراض کرنا، بلکہ اس جائز فعل کے خلاف محاذ کھولنا، جبکہ ارشادِ الٰہی ہے

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

من أمرهم وَمَنْ يَّعْصِ اللهِ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً مُّبِيْنًا﴾ (احزاب:۳۶)

''کسی مؤمن مرد وزن کے لئے یہ ہرگز روا نہیں کہ جب کسی معاملہ میں اللہ اور اس کا رسولؐ فیصلہ کردیں تو پھر وہ اس میں ان کی نافرمانی کریں اور جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کی تو واضح گمراہی میں مبتلا ہوگیا''

۱۵۔ شوہر کی نافرمانی، اس کے اَحکامات کا قوت و طاقت کے ساتھ انکار کرنا، اس کے سامنے بلند آواز سے بولنا، اس کے اِحسانات کا انکار کرنا اور بلاسبب ہمیشہ اس کے خلاف شکوہ و شکایت کرنا، حضرت حصین بن محصنؓ کی پھوپھی بیان کرتی ہیں

''میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کسی کام سے حاضر ہوئی، آپؐ نے پوچھا: کیا تم شوہر والی (سہاگن) ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: تم اپنے شوہر کے ساتھ کیسی ہو؟ میں نے کہا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، سوائے اس کے کہ کسی معاملہ میں میں عاجز آجاؤں۔ آپؐ نے فرمایا! اس کے نزدیک تمہارا کیا مقام ہے؟ اور پھر ساتھ ہی فرما دیا: فإنما هو جنتك أو نارك (نسائی) ''وہ تمہاری جنت ہے (اگر اطاعت کرو) اور وہ تمہاری جہنم بھی ہے (اگر نافرمانی کرو)

اور پھر نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

لوکنت اٰمراً احدا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها

''اگر میں نے کسی کو یہ حکم دینا ہوتا کہ کسی کو وہ سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے'' (سنن ترمذی و مسند احمد)

۱۶۔ بلاضرورت و بلاوجہ تحدیدِ نسل اور کم بچے پیدا کرنے کی مختلف کوششوں میں لگے رہنا یا خاندانی منصوبہ بندی کرنا جو کہ امتِ اسلامیہ کی کمی کا باعث ہے جبکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے

تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ (سنن ابی داود و سنن نسائی)

''زیادہ پیار کرنے والی اور زیادہ بچوں کو جنم دینے والی عورت سے شادی کرو۔ (قیامت کے دن) میں اپنی امت کی کثرت کا دوسری امتوں پر فخر کروں گا''

۱۷۔ بچوں کی تمام شکوک سے پاک صحیح اسلامی خطوط پر تربیت کرنے میں اہتمام و دلچسپی سے کام نہ لینا، جیسے برتھ ڈے پارٹیاں کرنا، بچوں کو ایسے کپڑے خرید کر پہنانا کہ جن پر جانداروں کے فوٹو یا صلیب (کراس) کا نشان ہو، اسی طرح بچوں کو میوزک کی تعلیم دینا۔ اس کے برعکس انہیں مساجد میں باجماعت نماز ادا کرنے، قرآنِ کریم کو حفظ کرنے اور اسلام کی مدد و نصرت کرنے کی ترغیب نہ دینا، جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

...... وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فى بيت زوجها ومسئولة عن رعيتها

''عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران اور اپنی رعیت (بال بچوں) کی مسئول و ذمہ دار ہے''

۱۸۔ بعض عورتوں کا گھر کے کام کاج، صفائی ستھرائی، کپڑے اور برتن دھونے اور کھانا پکانے جیسے اُمور سے لاپرواہی برتنا حتیٰ کہ بعض کی طرف سے اپنے شوہر کے لئے بننے سنورنے، زیب و زینت کرنے اور تیار رہنے سے لاپرواہی کرنا۔

۱۹۔ بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرنا، جبکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

أيما امرأة سألت زوجها الطلاق من غير بأس، فحرام عليها رائحة الجنة

''جس عورت نے بلاوجہ اپنے شوہر سے طلاق طلب کی اس پر جنت تو کیا اس کی خوشبو بھی حرام ہے'' (سنن ابی داود و سنن ابن ماجہ)

۲۰۔ شوہر کو گھریلو آرائش، ذاتی زیبائش، ملبوسات اور ایسے گفٹ اور شوپیس خرید کر لانے پر مجبور کرنا جو کوئی ضروری چیز ہی نہ ہوں۔

۲۱۔ میاں بیوی کے مابین واقع ہونے والی باتوں، اختلافات اور بھیدوں، خصوصاً مباشرت و معاشرت سے متعلقہ رازوں کو اِفشا کرنا۔

۲۲۔ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا، جبکہ ارشادِ نبویؐ ہے:

لا يحل لامرأة أن تصوم وزوجها شاهد إلا بإذنه أو أن تأذّن في بيته إلا بإذنه (صحیح بخاری شریف)

''کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے یا کسی کو اس کی اجازت کے بغیر گھر میں آنے دے''

شادی بیاہ سے متعلقہ خلاف ورزیاں

۲۳۔ تعلیم کی تکمیل کے بہانے سے شادی نہ کرنا اور اتنا لیٹ کردینا کہ تعلیم مکمل ہونے کے بعد اپنے آپ کو تنہا محسوس کرنا کیونکہ عمر زیادہ ہوجانے کی وجہ سے اب کوئی رشتہ لینے کے لئے تیار نہیں۔

۲۴۔ دین اور اَخلاق سے قطع نظر، شوہر چننے میں سستی کرنا اور عام دنیاداری (دولت وغیرہ) کے پیچھے لگنا جبکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

إذا أتاكم من ترضون خلقه ودينه فزوّجوه، إن لا تفعلوا تكن فتنه في الارض وفساد عريض (سنن ترمذی)

''جب تمہارے پاس کسی با اَخلاق و دین دار لڑکے کا پیغام آئے تو اسے بچی بیاہ دو، اگر تم ایسا نہیں کروگے تو زمین پر فتنہ وفساد اور اَخلاقی بگاڑ عام ہوجائے گا''

۲۵۔ حق مہر میں بڑی بڑی رقموں کا مطالبہ کرنا، جبکہ حدیث شریف میں ہے:

خير الصداق أيسره (مستدرک حاکم)

''بہترین حق مہر وہ ہے جو بہت کم ہو''

اور وہ نکاح زیادہ باعثِ برکت ہوتا ہے جس پر کم سے کم خرچ آئے۔

۲۶۔ دورِ حاضر کی ایجادات و بدعات میں مبتلا ہونا، جیسے شوہر سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ منگنی کے لئے قیمتی زیور و لباس لائے، لڑکی کے لئے ایسی انگوٹھی یا چھلہ لائے جس پر شوہر کا نام کندہ ہو (یہ منگنی کا چھلہ کہلاتا ہے)۔ اسی طرح کفار کی تقلید میں شادی کے لئے ایک مخصوص لباس 'تشریفہ' لانے اور پہننے کا التزام کیا جائے جو سفید رنگ کا قیمتی موتیوں سے جڑا ہوا ہوتا ہے اور اتنا لمبا ہوتا ہے کہ چلتے وقت عورت کے پیچھے زمین پر گھسیٹا جاتا ہے[۳]۔ اسی طرح سفید دستانے اور سفید جرابیں پہننے کا التزام بھی تقلیدِ فرنگ ہی ہے۔

۲۷۔ عورت کا بیوٹی پارلر میں جانا تاکہ جسم کے بال صاف کروائے جائیں اور اس سلسلہ میں یہاں تک نوبت آچکی ہے کہ عورتیں بال صاف کروانے کے لئے جسم کے وہ حصے تک ننگے کر دیتی ہیں جنہیں شوہر کے سوا کسی دوسرے کا دیکھنا جائز نہیں ہے۔

۲۸۔ اس بات پر اِصرار کرنا کہ شادی اعلیٰ درجے کے میرج ہال یا کسی اعلیٰ ہوٹل میں ہو اور اِسراف و تبذیر کی حد تک بے جا مال خرچ کیا یا کروایا جائے۔ شادی پر گانے کے لئے معروف گانے بجانے والوں کو بلایا جائے۔ اسی طرح گانے بجانے، سازوں اور دیگر آوازوں کو بلند کیا جائے۔

۲۹۔ دلہا اور دلہن کے لئے مشترکہ سٹیج بنوانا، پھر ان دونوں کا اپنے بیگانے تمام محرم و نامحرم لوگوں کے سامنے آنا۔ ان لوگوں کا دونوں کے ساتھ مصافحہ کرنا اور ساتھ ہی مبارک دینا۔ رقص (ڈانس و لڈی) فوٹو گرافی کرنا اور ویڈیو کیمروں سے مووی بنانا وغیرہ۔

باہر نکلنے، سفر کرنے اور مخلوط میل جول سے متعلقہ خلاف ورزیاں

۳۰۔ عورت کا گھر سے نکلتے وقت کوئی ایسی خوشبو، عطر یا خوشبودار دھواں استعمال کرنا جو غیر مردوں کے سونگھنے میں آجائے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے

أیما امرأة استعطرت ثم خرجت فمرت علی قوم لیجدوا ریحها فهي زانیة

''ہر وہ عورت جو عطر استعمال کرکے گھر سے نکلے اور لوگوں کے پاس سے یوں گزرے کہ انہیں اس کی خوشبو پہنچے، ایسی عورت بدکار ہے'' (سنن ابی داود و نسائی)

۳۱۔ عورت کا اَجنبی (غیر محرم) ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو کر جانا، اس کے ساتھ خلوت اختیار کرنا (تنہائی میں ہونا) اور اس سے پردہ نہ کرنا، بلکہ ایسے رہنا جیسے وہ کوئی محرم ہو جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے

لا يخلون أحدكم بإمراة إلا مع ذي محرم (بخاری ومسلم)

''تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت وتنہائی میں نہ جائے، سوائے اس کے کہ اس عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو''

۳۲۔ گھروں سے بکثرت باہر نکلنا اور بازاروں میں جانا، جبکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰی﴾ (احزاب:۳۳)

''اور تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کی سی بے پردگی اختیار نہ کرو''

۳۳۔ عورت کا اپنے رشتہ داروں یا شوہر کے رشتہ داروں میں سے غیر محرم مردوں کے ساتھ بے حجاب میل جول یا عام لوگوں سے بلا پردہ ملنا جلنا، ان کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا، ان سے مصافحہ کرنا، ان کے سامنے اپنی زینت کو ظاہر کرنا اور ان سے پردہ نہ کرنا جبکہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے

إياكم والدخول على النسآء ...... ''عورتوں کے پاس خلوت میں جانے سے بچو''

انصار میں سے ایک آدمی نے کہا:

أفرأيت الحمو يارسول الله! ''اے اللہ کے رسول دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا:

الحمو الموت (بخاری ومسلم)......''دیور تو (بھابی کے لئے) موت کی طرح ہے''

۳۴۔ بعض عورتوں کا مرد ڈاکٹروں سے علاج معالجہ کروانا اور کسی انتہائی ضرورت کے بغیر جسم کو ننگا کرنا۔

۳۵۔ عورت کا محرم کے بغیر سفر پر نکلنا، وہ سفر گاڑی سے ہو یا جہاز سے یا کسی بھی طریقہ سے جبکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: لا تسافر المرأة إلا مع ذي محرم (متفق علیہ/ بخاری ومسلم)

''عورت کسی محرم کے سوا سفر پر نہ نکلے''

۳۶۔ عورتوں کا کسی ایسے کام (نوکری) کے لئے جانا جو کسی ناجائز یا حرام فعل کے ارتکاب کا باعث بنے جیسے اپنے شوہر کے حقوق یا بچوں کے حقوق سے لاپرواہی، فرائض کا ترک کرنا، مرد وزن کا مخلوط میل جول اور گھر کی خادمہ کو گھر میں اکیلے چھوڑ کر جانا (جس سے اس کے کسی گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ رہے)

عام خلاف ورزیاں (متفرقات)

۳۷۔ عورتوں کے مابین اپنے حلقہ اثر میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور باہمی نصیحت و خیرخواہی کو ترک کرنا، جبکہ ارشادِ ربانی ہے

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَّأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ

سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (التوبہ:۷۱)

''مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، نیکی کا حکم دیتے اور بُرائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ کا رحم وکرم ہوگا، بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے''

۳۸۔ والدین کی نافرمانی کرنا، ان کے سامنے بلند آواز سے چلانا، انہیں جھڑکنا، ڈانٹنا اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری نہ کرنا، جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ (الاسراء:۲۳)

''انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں ڈانٹو بلکہ انہیں نرم لہجہ سے بلاؤ اور بات کرو''

۳۹۔ زبان کی آفات جیسے چغلی وغیبت وغیرہ کا عام ہونا۔

۴۰۔ نگاہیں نیچی رکھنے کے معاملے میں سستی ولاپرواہی کرنا گویا اس کا حکم عورتوں کو نہیں بلکہ مردوں کو دیا گیا ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ......﴾ (النور:۳۱)

''مؤمن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں''

اسی طرح غیر محرم مردوں کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھنے کا معاملہ بھی ہے، خاص طور پر ٹیلیویژن کی سکرین پر جس سے فتنہ وبگاڑ پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

۴۱۔ عورت کا کسی دوسری عورت کو دیکھنا اور اس کے اَوصاف بغیر کسی شرعی ضرورت کے اپنے کسی محرم (شوہر وغیرہ) کے سامنے بیان کرنا جبکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے

لا تُباشر المرأة المرأة فتصفها لزوجها كأنه ينظر إليها (متفق علیہ)

''کوئی عورت اگر کسی دوسری عورت سے ملے تو اس کے محاسن جسم اپنے شوہر کے سامنے بیان نہ کرے تاکہ وہ بات نہ ہو کہ (تمہارے بیان کرنے سے) وہ گویا خود اس عورت کو دیکھ (کر لطف اندوز ہو) رہا ہے''

۴۲۔ بعض ایسے حرام افعال کا اِرتکاب کرنا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کے موجب ہیں، چنانچہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمّصات والمتفلّجات للحسن المغيّرات خلق الله (متفق علیہ)

''اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے، حسن بڑھانے کی نیت سے چہرے پر کوئی نقش گوندانے اور گوندنے والی پر، بھنوؤں کے بال نوچنے اور نوچوانے والی پر اور دانتوں کے درمیان خلا بنوانے والی پر...... یہ سب اللہ کی مخلوق کا نقشہ بگاڑنے والی ہیں''

اور ارشادِ نبویؐ ہے: لعن الله الواصلة والمستوصلة

''اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی سر کے بالوں کو بڑھانے (وِگ وغیرہ بنانے) اور بڑھوانے (وِگ وغیرہ استعمال کرنے) والی پر''

۴۳۔ غیر محرم مردوں کے ساتھ گفتگو کرتے وقت اپنی آواز نازک اور باریک کرلینا (تاکہ چھوٹی عمر والی محسوس ہو) اور یہ فعل حرام ہے اور ایسا عموماً ٹیلیفون پر گفتگو میں ہوتا ہے جوکہ مردوں کی طرف سے ٹیلیفون کی ناجائز و مسلسل کالوں کا باعث بنتا ہے اور پھر کئی سادہ لوح عورتیں انسانی بھیڑیوں کے لئے لقمہ تر بن جاتی ہیں۔

۴۴۔ بعض عورتوں کا اپنے حسن پر غرور کرنا، یا پھر عمدہ لباس اور قیمتی زیورات پر اترانا، جبکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

لا يدخل الجنة من كان فى قلبه مثقال ذرّة من كِبر (صحیح مسلم)

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی تکبر ہوگا''

۴۵۔ بعض خواتین (اللہ انہیں ہدایت دے) کا نیکیاں کرکے مزید ثواب جمع کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ مثلاً بعض خواتین سوائے رمضانُ المبارک کے سارا سال قرآن مجید کو چھوتی تک نہیں، بعض عورتیں نماز وتر، نمازِ ضحیٰ (چاشت) ادا نہیں کرتیں اور نہ ہی مؤکدہ سنتیں ادا کرتی ہیں۔

۴۶۔ بعض خواتین اپنے بالوں کو سیاہ رنگ لگا کر بڑھاپے کی سفیدی چھپاتی ہیں، کتم اور مہندی نہیں لگاتیں جبکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

يكون فى آخر الزمان قوم يخضبون بالسواد كحواصل الحمام لا يريحون رائحة الجنة (سنن ابی داود ونسائی)

''میری امت کے آخری زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے، وہ کالے رنگ سے اپنے بال رنگیں گے جیسے کہ کبوتروں کی پوٹیں ہوں، وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھنے پائیں گے''

۴۷۔ اُمورِ فطرت میں سے کسی فطرتی سنت کی مخالفت و خلاف ورزی کرنا جیسے ناخن کٹوانا سنن فطرت میں سے ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ بعض عورتیں اپنے ناخن بڑھالیتی ہیں اور پھر ان پر رنگ (نیل پالش) لگالیتی ہیں، یہ پالش پانی کو ناخن تک پہنچنے سے روک دیتا ہے۔ اب اگر ایسی عورت اس حال میں وضو کرکے نماز پڑھتی ہے تو اس کی نماز باطل ہوگی کیونکہ اس کا وضو ہی صحیح نہیں ہوا اور وہ اس لئے کہ پانی ناخنوں تک نہیں پہنچ پایا۔ ہاں اگر یہ پالش کبھی لگانا ضروری ہی سمجھیں تو وضو کرنے سے پہلے اسے ریمور کے ساتھ صاف کرلینا ضروری ہے۔

۴۸۔ عورت کا ایسی سہیلیوں سے دوستی کرنا جنہیں بجا طور پر بُری دوست کہا جاسکتا ہے جوکہ حقوق اللہ کی

ادائیگی میں سستی و لاپرواہی پر آمادہ کرتی ہیں۔ اپنی عزت، عفت وعصمت کے تحفظ میں اِفراط و تفریط میں مبتلا کردیتی ہیں اور ایسے اُمور میں مبتلا کردیتی ہیں جن کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

۴۹۔ اگر شوہر فوت نہ ہوا ہو تو دوسرے کسی بھی رشتہ دار کے فوت ہونے پر تین دن سے زیادہ عرصہ سوگ منانا کیونکہ نبی ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے

لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد على ميت فوق ثلاث ليال، إلا زوج فإنها تحد عليه أربعة أشهر وعشرا (متفق علیہ)

''کسی عورت کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی رشتہ دار کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے شوہر کے، اگر کسی کا شوہر فوت ہوجائے تو اس کی بیوی اس پر چار ماہ اور دس دن سوگ مناسکتی ہے''

۵۰۔ سوگ منانے کی شرطوں کی پابندی نہ کرنا، زیب و زینت والا لباس لینا، زیورات پہن لینا، خضاب لگانا، سرمہ لگانا اور خوشبو وغیرہ لگانا بھی خلاف ورزیاں ہیں۔ اسی طرح بیوہ عورت کو ایامِ عدت و سوگ میں بلا ضرورت گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہئے۔ اس کے لئے یہ شرط نہیں کہ وہ سیاہ لباس ہی پہنے۔ اس مسئلہ کی کوئی اصل نہیں بلکہ یہ باطل و مذموم فعل ہے۔ واللہ الموفق

حاشیہ جات

۱۔ یہ بیماری ان خلیجی ممالک میں تو ہے ہی لیکن برصغیر کے ممالک (پاک و ہند) بھی اس سے بری نہیں ہیں اور یہ جہاں بھی ہو غلط ہے، ملک اور علاقے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

۲۔ جہاں تک لفظ 'نقاب' کا تعلق ہے، اس کے اصل مفہوم سے ناواقفیت کی وجہ سے عموماً لوگ اِحرام کی حالت میں خواتین کو بے پردگی پر آمادہ کرتے نظر آتے ہیں جو کہ ایک المیہ ہے۔ نبی ﷺ کی بیویاں تو حجاب و پردہ کا التزام اِحرام میں بھی کریں اور آج کل کی خواتین سرعام غیر مردوں میں بھی ننگے منہ پھریں۔ 'نقاب' دراصل اس استعمال کی چیز کا عربی نام ہے جو عورت کی ناک اور گالوں کے اوپر اور پیشانی پر برابر بیٹھ جاتا ہے اور پھر اس کے اوپر حجاب کا کپڑا ڈالا گیا ہوتا ہے۔ اس طرح کا نقاب باندھنا منع ہے نہ کہ سر سے کپڑا گرا کر چہرے کا پردہ کرنا۔

۳۔ بعض شادیوں میں اس لباس کی لمبائی بیسیوں میٹر بنوائی گئی اور اسے اٹھا کر چلنے کے لئے کتنی ہی لڑکیوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اخبارات نے ایسی کئی شادیوں کو کوریج دی تو تعجب انگیز اُمور سامنے آئے۔

تجوید پر آسان انداز میں ایک نئی کتاب بمعہ کیسٹ

تحفة القاري

مؤلف: قاری محمد ابراہیم میر محمدی
پرنسپل كلية القرآن والعلوم الاسلامية
ملنے کا پتہ: جامعة لاهور الاسلامية
۹۱ بابر بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن، لاہور

جس میں عام مسلمانوں کو قرآن کی تلاوت سکھانے کے لئے ملتی جلتی آوازوں والے حروف کی پہچان اور مشق کرائی گئی ہے نیز تجوید کے ضروری قواعد بھی آسان انداز میں ذکر کئے گئے ہیں۔ قیمت کتاب ۳۰ روپے